سوال

(264) دعائے قنوت میں طویل دعا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض علماء کرام نماز وتر میں دعائے قنوت پڑھتے وقت بڑی طویل دعا پڑھنا شروع کردیتے ہیں، اس سے کچھ مقتدی حضرات میں اکتاہٹ پیدا ہوجاتی ہے، کتاب وسنت کے اعتبار سے اس کی کیا حیثیت ہے؟ راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز وتر اگر باجماعت ادا ہو تو امام کو قنوت وتر پڑھنا چاہیے، اس کے ساتھ مزید دعائیں شامل کی جاسکتی ہیں اور اسے قنوت وتر کے بجائے قنوت نازلہ بھی بنایا جاسکتا ہے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ایسا کرنا منقول ہے، لیکن دعا اس قدر طویل نہیں ہونی چاہیے جو مقتدیوں پر گراں گزرے یا جس سے وہ اکتا جائیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز اس عمل سے منع فرمایا ہے چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب اپنی قوم کو نماز پڑھاتے تھے تو طویل قراءت کرتے تھے، کچھ لوگوں نے شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنہ میں بتلا کرنے لگے ہو۔[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوران نماز ہر اس عمل سے پرہیز کرنا چاہیے جس سے مقتدی حضرات میں اکتاہٹ پیدا ہو، اس بنا پر نماز وتر میں لمبی لمبی دعاؤں سے پرہیز کرنا چاہیے، ہاں اگر مقتدی حضرات اس کی طوالت محسوس نہ کریں اور ان کی اکتاہٹ کا باعث نہ ہو تو ایسا کرنے میں چنداں حرج نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الاذان: ۷۰۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:238